ساری بلندیوں کا راز اس میں ہے کہ جو سب سے اعلیٰ ہے اس کے سامنے سب سے زیادہ نیچے ہو جاؤ

زبان کی حمد خدا نہیں سنتا جب تک اس کے نتیجہ میں اطاعت کی روح پیدا ہو کر اعمال میں نہ ڈھل جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر سجدے کو آپ کا عجز بڑھانا چاہیئے
آپکے اندر ایک نیا وجود پیدا ہوتا چلا جائے اور
ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کا یہ سفر ہمیشہ جاری رہے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | منگل ۲ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۰ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۱۰ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۸

نماز سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اور مزا اٹھانے کے لئے نماز کے الفاظ کی نہایت خوبصورت اور پُر لذّت تشریح

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۶ وفا ۱۳۷۰ ہش (۲۶ جولائی ۱۹۹۱ء) بمقام اسلام آباد۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"کچھ عرصہ سے نماز کے متعلق خطبات کا سلسلہ جاری ہے اور یہ سلسلہ اس غرض سے شروع ہوا تھا کہ وہ احباب جماعت جو نماز سے محبت تو رکھتے ہیں لیکن استفادے کی طاقت نہیں رکھتے اُن کی مدد کی جائے اور انہیں سمجھایا جائے کہ پانچ وقت نماز سے کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور کس طرح نماز سے محبت میں مزا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حقیقی محبت وہی ہے جس میں مزا ہو ورنہ محبت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عقیدے کی محبت ہوا کرتی ہے۔ اس محبت کے نتیجہ میں انسان اپنے آپ کو بعض اعمال پر مجبور کر لیتا ہے لیکن ان اعمال میں لذت حقیقی محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک عرصہ تک سورۂ فاتحہ کے مضامین پر خطبات ہوتے رہے۔ اب میں بقیہ نماز سے متعلق کچھ عرض کروں گا۔

پہلی قابلِ توجہ بات تو یہ ہے کہ ہر حرکت کے وقت ہمیں سکھایا گیا ہے کہ اللہ اکبر کا اقرار کریں۔ سوائے دو حرکات کے یعنی رکوع سے اٹھتے وقت اور سلام پھیرتے وقت۔ ان کا جب موقع آئے گا تو ان پر وہاں گفتگو ہوگی۔ اللہ اکبر حرکت کے ساتھ کیا تعلق رکھتا ہے۔ دراصل انسان زندگی میں ذہنی اور جسمانی جتنی بھی حرکات ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف کرتا ہے اُس کے ہمیشہ دو محرکات ہوا کرتے ہیں۔ ایک خوف اور ایک کرس۔ خوف کے نتیجے میں انسان ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سوتے میں جب آپ کروٹ بدلتے ہیں تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کیونکہ جس پہلو پر آپ لیٹے رہتے ہیں کچھ عرصے کے بعد وہاں تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور تکلیف سے بھاگنے کے لئے آپ حرکت کرتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو انتہائی پُرسکون نیند آتی ہے وہ ایک ہی کروٹ پر پڑے رہتے ہیں۔ کیونکہ نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کو یہ احساس نہیں رہتا کہ ایک پہلو پر لیٹے لیٹے ان کو تکلیف شروع ہو چکی ہے۔ بہرحال انسان کی زندگی کے جس پہلو پر خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، آپ غور کرکے دیکھیں آپ کو یہی معلوم ہو گا کہ جب آپ جگہ بدلتے ہیں یا حالت بدلتے ہیں تو ہمیشہ یا خوف اور تکلیف سے بچنے کے لئے یا کسی خواہش اور تمنّا کو پورا کرنے کے لئے اللہ اکبر کا اعلان ہر حرکت کے وقت آپ کو یہ بتاتا ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے۔ اس سے بھاگ کر تم کہیں نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کسی حالت سے کسی اور حالت کی طرف منتقل ہونا ہے تو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف منتقل ہونا چاہئے۔ جو چھوٹا ہے اس سے بڑے کی طرف جانا چاہئے اور زندگی کی ہر حرکت اس غرض سے ہو کہ تم اس ذات کے قریب تر ہوتے چلے جاؤ جو اکبر ہے۔ یہ بہت ہی گہرا اور وسیع مضمون ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اشارہ کافی ہے۔ اس مضمون پر جب نماز پڑھنے والا غور کرے گا تو اس کے لئے اور بھی مضامین کی کھڑکیاں کھلتی چلی جائیں گی اور نماز کی باہر کی حالت بھی عبادت بنتی چلی جائے گی کیونکہ اللہ اکبر کا پیغام نمازی کے لئے صرف نماز کی حالت میں پیغام نہیں بلکہ ساری زندگی کا پیغام ہے اور حرکت و سکون کا تمام فلسفہ اس میں بیان ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس اس کی اطاعت کیلئے ہے

پس نماز کی حالت میں اس پہلو سے اس مضمون پر غور کرنے کے نتیجے میں زندگی کے دیگر مسائل بھی خدا کے فضل کے ساتھ احسن رنگ میں حل ہوتے چلے جائیں گے۔ اس کے بعد رکوع کی حالت ہے۔ اس میں ہم (پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا) پڑھتے ہیں۔ اکثر لوگ غفلت کی حالت میں پڑھتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ ان کو علم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس مضمون پر دو ذہین پہلو خاص طور پر توجہ کے لائق ہیں۔ اوّل یہ کہ عظیم کے کیا معنی ہیں۔ عظیم کے معنی بڑا ہے۔ کن معنوں میں بڑا؟ ۔ اکبر میں بڑائی کے جو معنی ہیں وہ مقابلۃً بڑائی کے معنی ہیں اور اکبر کا مضمون عظیم سے مختلف ہے۔ عظیم اپنی ذات میں ایک ہیبت اور ایک جلوہ رکھتا ہے۔ ہیبت کا ایسا جلوہ جو قریب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھائی دے۔ جب بھی آپ کسی کو عظیم سمجھتے ہیں اُس کو عظیم سمجھنے کے لئے ایک تو دُور کا نظارہ ہے وہ کانوں کے ذریعے آپ کو بتایا جاتا ہے یا دُور سے آنکھوں کے ذریعے دکھایا جاتا ہے کہ فلاں چیز عظیم ہے لیکن اس کی عظمت کا احساس اس کے قریب آئے بغیر نہیں ہوا کرتا۔ جب تک آپ کسی پہاڑ کے دامن میں نہ پہنچیں آپ کو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ پہاڑ کن معنوں میں عظیم ہے۔ ہمالہ کی باتیں ہم نے کبھی سُن رکھی تھیں مگر جب ہم ہمالہ کی طرف روانہ ہوئے اور ہمالہ کے دامن میں پہنچے اور بلند و بالا چوٹیوں کا قریب سے مشاہدہ کیا۔ تب ہمیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی عظمت کیا ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح وہ انسان جو عظیم کہلاتے ہیں دُور کے نظارے میں وہ عظیم مانے تو جاتے ہیں لیکن ان کی عظمت کا احساس نہیں ہوا کرتا۔ عظمت کا احساس ہمیشہ قُرب سے ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت درحقیقت ان لوگوں پر روشن ہوئی جو آپؐ کے قریب تھے اور وہ جو دُور کے زمانوں میں پیدا ہوئے اُن پر بھی آپؐ کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے رُوحانی قُرب کا نظام جاری فرمایا گیا (-)۔

جب تک کسی کی عظمت اُس کے قُرب سے ظاہر نہ ہو اُس وقت تک اس عظمت کے نتیجے میں عظمت کے احساس کے نتیجے میں انسان کے اندر تبدیلیاں پیدا نہیں ہوا کرتیں۔ پس (پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا) کا مضمون سمجھنے کے بعد انسان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم نے سورۃ فاتحہ میں جس خدا کی عظمت کا نظارہ کیا تھا اس خدا کے قریب تر ہو گئے ہیں اور اتنا قریب ہوئے ہیں کہ اس کے حضور جُھک گئے۔ اور اس کی اطاعت کو قبول کر لیا ورنہ دُور کا خدا اطاعت کروانے کے لئے کافی نہیں۔ خدا کی اطاعت حقیقی معنوں میں تبھی ہو سکتی ہے جب اس کی عظمت کا احساس ہو اور عظمت جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے قُرب کو چاہتی ہے۔ پس رکوع نے اس مضمون کو مکمل کر دیا۔ یہ اطاعت کی حالت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بھی بیان فرمایا (رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو) یہ مطلب نہیں ہے کہ جہاں تم لوگوں کو رکوع کرتے دیکھو تم بھی ساتھ اسی طرح بدن جُھکا کر رکوع کر لو۔ مراد یہ ہے کہ جہاں بھی تم خدا کے بندوں کو اطاعت کرتے ہوئے دیکھو تم بھی اسی طرح اطاعت میں ساتھ شامل ہو جایا کرو کیونکہ خدا کی اطاعت کا مضمون زندگی کے ہر شعبہ پر، ہر حال پر حاوی ہے۔ اس پہلو سے جب آپ (پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا۔ پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا) کہتے ہیں تو عظمتوں کا مضمون بھی بدلتا چلا جاتا ہے۔ عظمتیں ہر صورت حال پر مختلف رنگ میں اطلاق پاتی ہیں۔ پہاڑ کی عظمت اور ہے۔ ایک جانور کی عظمت اور ہے۔ ایک انسان کی عظمت اور ہے اور خدائے ذوالمجد والعُلا کی عظمت اور ہے۔ وہ خدا جس کی عظمت کو سورۃ فاتحہ نے ہمیں سمجھایا اس کی عظمت کو قریب سے دیکھنے کے نتیجہ میں رُوح بے اختیار رکوع میں جاتی ہے۔ اور جسم کا رکوع اس کے تابع ہوتا ہے۔ اس سے پہل نہیں کرتا۔ پس جب آپ قیام کے وقت کے مضامین کو خُوب اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لیں تو اس وقت آپ کے دل پر ایک ایسی کیفیت طاری ہونی چاہیئے جس کے نتیجہ میں رُوح جھکتی ہو اور بدن بھی ساتھ جھکنے کے لئے بے اختیار ہو جائے۔ ایسی حالت کا نام رکوع ہے اور اس کے بعد جب آپ عظمت کے مضمون پر رکوع کی حالت میں غور کریں گے تو تین دفعہ کا یہ اعتراف کہ (پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا) آپ کو بہت ہی مختصر سا دکھائی دے گا۔ اس لئے ساری زندگی کے رکوعوں میں آپ کے لئے مختلف سوچوں کا انتظام فرما دیا گیا ہے۔

اللہ کی عظمت انسان کو اپنی پاکیزگی کی طرف متوجہ کرتی ہے

لفظ "العظیم" اور (پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا) میں ایک ایسا خوبصورت مضمون ہے جو ختم نہ ہونے والا ہے اور ہر انسان اپنی کیفیت کے مطابق، اپنے حالات کے مطابق، اپنے رب سے اس وقت کے حالات کے مطابق اس کی عظمتوں کے مختلف تصوّرات سے (پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا) میں نئے رنگ بھر سکتا ہے علاوہ ازیں یہ قابلِ غور بات ہے کہ سورۃ فاتحہ نے تو ایک خدا سے غائبانہ تعارف کروایا اور اس خدا کو آپ نے نصف سورۃ کے بعد مخاطب کرنا شروع کیا لیکن وہ تخاطب جمع کی حالت میں ہے (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا ربّ ہے) تمام کائنات پر حاوی خدا ہے۔ کوئی ایک وجود بھی اس کی ربوبیت سے باہر نہیں ہے اور اس کی حمد کا ترانہ خواہ انسان باشعور ہو، خواہ زندگی کی دوسری شکلیں ہوں، خواہ جمادات ہوں وہ سارے اپنے اپنے رنگ میں ہمیشہ گاتے چلے جاتے ہیں لیکن یہ ایک عام حالت ہے اس میں ذاتی تعلق کا پیدا ہونا ابھی انتظار چاہتا ہے۔ اس انتظار کی حالت کو خدا نے (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں) کے ذریعہ ختم فرما دیا اور ایک ذاتی تعلق قائم فرما دیا اس رب سے جو سب کا سانجھا رب ہے لیکن یہاں بھی اجتماعی رنگ ہے۔ ہم اے خدا! تیری عبادت کرتے ہیں یا تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں یا تیری عبادت کریں گے اور تیری ہی عبادت کریں گے لیکن مدد بھی تجھ سے چاہیں گے لیکن یہاں ابھی تک ایسا تعلق قائم نہیں ہوا کہ آپ یہ کہہ سکیں کہ میرا رب ہے۔ یہ تعلق ایک ادنیٰ قدم تعلق کا ہے اور یہ تعلق اطاعت کے بغیر قائم نہیں ہوا کرتا۔ زبانی تعریف کے ذریعہ کوئی چیز آپ کی نہیں ہو سکتی۔ جب آپ عمل کی شکل میں اس کا بننے کی کوشش کرتے ہیں تب وہ آپ کی ہو جاتی ہے تو رکوع نے بتایا کہ وہ رب جو آپ سب کا ہے وہ آپ کا بھی تو ہونا چاہیئے یعنی آپ کی ذات کا بھی تو ہونا چاہیئے اور اگر آپ واقعی سچے دل سے اس کی تعریف کر رہے ہیں اور اسی سے دُعائیں کر رہے ہیں تو اس کو اپنانے کے لئے آپ کو خود ذاتی طور پر اس کے سامنے سر جھکانا ہو گا اور اطاعت کرنی ہو گی۔ جب آپ اطاعت کے ذریعہ اس کے ہوں گے تب آپ کو یہ حق دیا جائے گا کہ یہ اعلان کریں (-) پاک ہے میرا رب، پاک ہے میرا رب، پاک ہے میرا رب اور بڑی عظمتوں والا ہے۔ بڑی عظمتوں والا ہے۔ بڑی عظمتوں والا ہے۔ پاک کن معنوں میں ہے آپ کا رب۔ عظمتوں والا کن معنوں میں ہے۔ اور آپ کا رب کن معنوں میں عظمتوں والا ہے۔ اس میں آپ کے ساتھ نسبتیں قائم ہو گئیں اور ایک اور مضمون نفس کے تجزیہ اور تزکیہ کا شروع ہو گیا آپ کن باتوں میں پاک ہیں۔ کن باتوں میں پاک ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر بعض باتوں میں آپ پاک ہیں یعنی اپنی توفیق کے مطابق اور بعض باتوں میں پاک ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کو حق ہے کہ کہیں (-) میرا رب پاک ہے تاکہ یہ کہہ کر خدا سے مدد مانگیں۔ اگر آپ میں عظمت کے نشان پائے جاتے ہیں یا سچی عظمت کے خواہاں ہیں اور اس کی طرف حرکت کر رہے ہیں تو آپ کو یہ حق ہے کہ کہیں (-) ہاں میرا رب عظیم ہے۔ اس نے مجھے عظمتیں عطا کی ہیں۔ وہ مجھے عظمتوں کی طرف لے کر روانہ ہوا ہے۔ پس دیکھیں کہ مضمون کو ذرا سا بدل کر دیکھنے سے زاویہ بدلنے سے نئے مضامین کے کیسے جہان آپ کے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

صرف زبانی حمد کافی نہیں اس کا عمل میں ڈھلنا ضروری ہے

اس کے بعد پھر وہ حرکت ہے جہاں اللہ اکبر کی بجائے ایک اَور مضمون بیان ہوتا ہے وہ ہے (-) اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی حمد کی۔ اگر کہیں استثناء کرنا تھا تو عام انسانی عقل یہ سوچتی ہے کہ یہاں سورہ فاتحہ کا مضمون جو حمد میں کمال درجے کا مضمون ہے، جو درجہ کمال کو پہنچا ہوا مضمون ہے۔ جہاں وہ مضمون ختم ہوا تھا اس کے بعد آنا چاہیئے تھا (-) اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی حمد کی لیکن اس کو بعد میں کیوں ٹال دیا گیا یعنی رکوع کے بعد کیوں رکھا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حمد سُننے کے لئے صرف زبان کی حمد کافی نہیں ہے۔ زبان کی حمد خدا نہیں سُنتا جب تک اس حمد کے نتیجہ میں اطاعت کی رُوح پیدا نہیں ہوتی اور وہ اطاعت اعمال میں نہیں ڈھلتی۔ اس لئے وہ جو خدا کی تعریفوں کے زبانی جمع خرچ کرتے ہیں ان کی حمد گویا خدا نے سُنی اَن سُنی کر دی۔ انسان کی زندگی میں روزمرہ بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے تجارب ہوتے رہتے ہیں۔ بعض علاقے ہیں جہاں جھوٹی تعریفیں کرنے کی عادتیں ہیں وہ جب آپ سے ملتے ہیں تو ہمیشہ آپ کی بڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی تعریفیں کرتے ہیں کہ مبالغے کی حد کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ خود جھوٹے نہیں ہیں تو آپ کی طبیعت میں بجائے اس سے کہ ان کے لئے محبت پیدا ہو تنفّر پیدا ہوتا رہتا ہے۔

اگر آپ جھوٹے ہیں تو پھر جھوٹے جھوٹی تعریفوں سے ہمیشہ خوش ہو جایا کرتے ہیں لیکن آپ کا صدق آپ کو بتائے گا کہ کس حد تک آپ سچے ہیں کیونکہ سچا انسان کبھی جھوٹی تعریف سے راضی نہیں ہو سکتا اور سنتا ہی نہیں۔ سنی ان سنی کر دیتا ہے بلکہ نفرت کرتا ہے اور گھبراتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جلد یہ ملاقات ختم ہو۔ پس ایسی حمد جو دل سے نہ اٹھے اور جو اپنے اندر گہری سچائی نہ رکھتی ہو وہ خدا نہیں سنتا لیکن جب حمد کے نتیجہ میں اطاعت شروع ہو گئی۔ جب انسان نے قربانیاں پیش کرنی شروع کر دیں۔ جب اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی شروع کر دیں تو حمد سننے کے لائق ہے اور اسی مضمون کو قرآن کریم نے دوسری جگہ یوں بیان فرمایا کہ کلمہ طیبہ کو، پاک کلمے کو نیک اعمال بلند کرتے ہیں۔ جب تک نیک اعمال اچھے کلمات کے ساتھ شامل نہ ہوں اس وقت تک ان کو رفعتِ پرواز عطا نہیں کی جاتی اور وہ اوپر پہنچتے ہی نہیں۔ پس وہ ایسی آوازیں ہیں جو عرش سے ورے ورے گم جاتی ہیں اور اپنے مقصود اور مقام تک نہیں پہنچتیں۔ پس رکوع نے ہمیں یہ بھی سمجھا دیا کہ اگر تم ایسی حمد چاہتے ہو جسے خدا سنے تو پھر اطاعت کرو اور خدا کے حضور جھک جاؤ۔ ایسی صورت میں تمہیں یہ آواز سنائی دے گی کہ اللہ اس حمد کو قبول فرماتا ہے جو سچی حمد ہے۔ (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد کی) اب خدا یہ کہتا ہے کہ ہاں میں اس حمد کو سنتا ہوں۔ اس حمد کرنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جو سچے دل سے میری حمد کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جب آپ (اے ہمارے رب تیرے لئے ساری حمد ہے) کہتے ہیں تو یہ تشکر کی حمد ہے۔ یہ شکرانے کی حمد ہے۔ پہلی حمد جو سورۂ فاتحہ کی تھی اس کے قبول ہونے کی خوشخبری رکوع کے بعد آپ کو عطا کی گئی اور اس خوشخبری کے نتیجہ میں اظہار تشکر کے طور پر آپ پھر جھک جاتے ہیں اور کہتے ہیں (اے ہمارے رب تیرے لئے ساری حمد ہے۔ حمد جو وسیع ہے اور پاک ہے)۔ ایسی حمد جو نہ ختم ہونے والی ہے۔ بہت بڑی وسیع ہے۔ طیّبًا: پاک ہے۔ اس میں نفس کی کوئی ملونی شامل نہیں ہے وہ تیری خاطر ہے اپنی بڑائی کی خاطر نہیں (ـ) اس میں بہت سی برکتیں ہیں۔

سچی حمد ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے

سوال یہ ہے کہ حمد میں برکتوں سے کیا مراد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو حمد واقعی سچی ہو اس میں سے نئی حمد پھوٹتی رہتی ہے اور وہ ہمیشہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ایک ایسا محبوب جس کی خوبیاں آپ کے ابتدائی تعارف سے زیادہ گہری ہوں جب آپ اس کے قریب جاتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں تو اس کے اندر مزید حسن پاتے ہیں۔ اس کے اندر مزید گہرائی پاتے ہیں یہاں تک کہ آپ ہر دفعہ جب اس کے حضور اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر محبت لے کر لوٹتے ہیں۔ تھک کر واپس نہیں آتے۔ وہ لوگ جن کے محبوب کھوکھلے ہوں اور سطحی ہوں ان کی محبتیں بہت جلد ختم ہو جاتی ہیں۔ زیادہ لمبا عرصہ نہیں چلا کرتیں کیونکہ ان کے محبوبوں میں گہرائی نہیں پائی جاتی۔ ان کے حسن میں گہرائی نہیں پائی جاتی اس لئے وہ حمد برکت سے خالی رہتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ مضمون سمجھایا کہ تمہاری سچی حمد وہی ہے جو برکتوں والی حمد ہو جس میں ہمیشہ نشوونما ہوتی رہے جو بڑھتی چلے اور تمہیں نئے سے نئے حمد کے مضمون سوجھتے چلے جائیں اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی ایسا وجود نہیں جس کی حمد ان معنوں میں برکتوں والی حمد ہو کہ اس کی برکتیں نہ ختم ہونے والی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر جتنا آپ غور کریں گے اس کی صفات پر جتنا غور کریں گے۔ اس کے ماضی کے احسانات پر جتنا غور کریں گے۔ اس کے حال کے احسانات پر جتنا غور کریں گے مستقبل میں اس سے جو کچھ چاہیں گے۔ ان سب مضامین کا عرصہ بہت ہی دراز ہے اور بہت ہی وسیع ہے اور حمد جس حصے سے تعلق رکھنے والی بھی ہوگی۔ اگر آپ سچے غور کی عادت ڈالیں اور دل ڈال کر حمد کرنے والے ہوں تو اس حصے میں وہ برکتوں والی حمد ہوگی۔

عظیم اور اعلیٰ میں فرق

اس کے بعد پھر اللہ اکبر ہے اور وہاں آپ سجدے میں (پاک ہے میرا رب بڑی شان والا. پاک ہے میرا رب بڑی شان والا. پاک ہے میرا رب بڑی شان والا) کی تکرار کرتے ہیں۔ عظیم اور اعلیٰ میں کیا فرق ہے۔ عظیم تو ساری کائنات پر محیط ہے اور عظیم میں آپ سے دوری نہیں آپ سے قرب کا مضمون ہے۔ قرب ان معنوں میں کہ آپ اس کی عظمت کے قریب آگئے ہیں۔ قریب سے آپ نے جلوہ دیکھا ہے اور اس جلوے سے مرعوب ہو گئے ہیں لیکن علوّ کے مضمون میں ایسی بلندی ہے کہ آپ محسوس کرتے ہیں کہ قریب آنے کے باوجود آپ اس کے ہمسر نہیں بن سکتے۔ وہ بہت بلند تر ہے اور جتنا آپ اس کے قریب جاتے ہیں اتنا ہی اس کی بلندی کا احساس بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ مضمون بھی حقیقت میں کوہِ ہمالہ کے قرب سے بھی معلوم ہو جاتا ہے اور بلند عمارتوں کے تعلق میں بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ آپ نے سنا ہوا ہے کہ آئفل ٹاور اتنا اونچا ہے۔ ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ اتنی اونچی ہے۔ ٹورنٹو کا سی این ٹاور اتنا اونچا ہے۔ دور سے دیکھیں تو اونچے تو ہیں مگر کوئی خاص اثر دل پر نہیں پڑتا لیکن جب آپ قریب جاتے ہیں۔ ان کے دامن میں کھڑے ہو جاتے ہیں تب آپ کو ان کی بلندی کا احساس ہوتا ہے لیکن بعض ایسی بلندیاں ہیں جن کی بنیادیں آپ سے شروع نہیں ہوتیں بلکہ وہ بلند تر ہیں۔ مثلاً سماوات کی بلندیاں ہیں۔ وہ آپ کی پہنچ سے بالا ہیں۔ فرعون نے ایک دفعہ یہ کوشش کی اور قرآن کریم نے اس کا ذکر فرمایا ہے کہ میں ایسی بلند عمارت بناؤں جس پر چڑھ کر میں خدا کی بلندی کا خود نظارہ تو کروں کہ اگر خدا ہے تو کتنا اونچا ہے اور کہاں ہے۔ یہ اس کی ذہنی پستی کا معراج ہے لیکن اس نے ہمیں ایک سبق دیا اور وہ سبق یہ دیا کہ علوّ کا مضمون ایسا ہے جس کی بنیادیں آپ کے پاس نہیں ہیں۔ وہ بلند تر مقام پہ ہے۔ جس طرح غالب نے کہا ہے ؎

منزل اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے پرے ہوتا کاش کہ مکاں اپنا

خدا کی بلندی کے تصوّر کیلئے خود کو گرانا اور نفس کو مٹانا ضروری ہے

پس خدا کی بلندی کیلئے عرش سے پرے کے تصوّرات کی ضرورت ہے اور اس بلندی تک پہنچنے کے لئے فرعونیت نہیں جو جسمانی بلندی کا تقاضا کرتی ہے بلکہ عبودیت چاہیئے جو گرانے اور اپنے نفس کو مٹا دینے کا تقاضا کرتی ہے۔ چنانچہ انتہائی انکساری کی حالت میں سب سے زیادہ بلند مضمون سکھایا گیا۔ وہ انسان جو اپنا سر خدا کے حضور زمین سے رگڑ دیتا ہے، اپنی پیشانی زمین پر ٹکا دیتا ہے، ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ بعض دفعہ مغربی دنیا کے لوگ جو ان باتوں کو نہیں سمجھتے جب مسلمانوں کو سجدے کی حالت میں دیکھتے ہیں تو وہ تمسخر اڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں کیسے بیوقوف لوگ ہیں خدا نے اشرف المخلوقات بنایا اور سیدھا چلنے والا جانور بنایا لیکن اب یہ زمین پر ماتھے رگڑ رہے ہیں۔ ان بیوقوفوں کو علم نہیں ہے کہ ساری بلندیوں کا راز اس بات میں ہے کہ جو سب سے اعلیٰ ہے اس کے سامنے سب سے زیادہ نیچے ہو جاؤ۔ اس تک پہنچنے کا زینہ سب سے زیادہ نیچے جھکنے سے ملتا ہے اوپر بلند ہونے سے نہیں ملا کرتا۔ پس (پاک ہے میرا رب بڑی شان والا) اس حالت میں کہتے ہیں جب آپ نے اپنے آپ کو کلیتہً خدا کے سامنے عاجز اور نابود کر دیا۔ انتہائی ذلتیں قبول کر لیں۔ کچھ بھی اپنا باقی نہ چھوڑا۔ جس خدا نے آپ کو سیدھا چلنے والا بنایا تھا آپ اس کے سامنے اس طرح ہو گئے جس طرح دنیا کا ایک عام کیڑا ہوتا ہے۔ جس کو اٹھنا نہیں آتا۔ ایسی حالت میں آپ یہ دعا کرتے ہیں (ـ) پاک ہے میرا رب جو بلند تر ہے ہر چیز سے بلند تر ہے۔ وہ خدا ہے جو پھر آپ کو علوّ عطا کرتا ہے اور آپ یہ حق رکھتے ہیں کہ میرا رب اعلیٰ ہے، کہہ سکیں اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ میرا رب سب سے بلند ہے۔ میرا رب اعلیٰ ہے تو اس کا مطلب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آپ کے اندر بھی وہ علوّ پیدا ہوگی جو آپ کے رب میں ہے ورنہ وہ آپ کا رب کیسے ہو گیا۔ جو آپ کا ہو اس کی کچھ باتیں آپ میں پائی جانی ہیں اس کا کچھ فیض آپ کے وجود میں نظر آنا چاہئیے۔ پس ہر وہ شخص جو ربی العظیم کی تکرار سے گزرتا ہے اور سچے دل سے گزرتا ہے اس میں عظمتوں کے نشان پیدا ہونے چاہئیں۔ ہر وہ شخص جو بار بار خدا کے حضور انتہائی تضرع کے ساتھ (پاک ہے میرا رب جو بلند تر ہے) کہتا ہے اگر وہ رب واقعی اس کا ہے تو اس کے اندر علوِ مرتبت کے نشان پیدا ہونے چاہئیں تب وہ خدا کا سفیر بن کر دنیا میں نکل سکتا ہے۔ تب اس کو دیکھ کر دنیا خدا کی عظمتوں کو محسوس کرتی ہے۔ تب اس کو دیکھ کر دنیا خدا کے علوّ کو محسوس کرتی ہے تبھی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بارہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے عشق میں نثر میں بھی اور نظم میں بھی یہ مضمون بیان فرمایا کہ تو خدا تو نہیں ہے لیکن خدا نما ایسا ہے کہ کبھی ایسا خدا نما نہیں دیکھا گیا۔ تجھے دیکھا تو خدا کو دیکھ لیا۔ یہ شرک کا جملہ نہیں ہے بلکہ عدمِ شرک کا جملہ ہے۔ اس کی گہرائی کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) خدا نما اس لئے بنے کہ اپنے وجود کو مٹا دیا۔ لاالہ کے مضمون کو اپنی ذات میں مکمل کر دیا۔ یہ نہیں کہا کہ اے خدا! تیرے سوا اور میرے سوا دنیا میں جتنے ہیں وہ کچھ بھی نہیں ہیں اور بالعموم لوگ جب یہ کہتے ہیں کہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) تو درحقیقت یہی اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ اے خدا تیری ذات ہے اور میری ذات ہے۔ باقی سب کچھ نہیں لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی ساری زندگی کے ذریعہ یہ مضمون ظاہر فرمایا کہ میں بھی نہیں ہوں۔ سوائے خدا کے کچھ بھی نہیں ہے۔ جب آپؐ نے اپنی ذات کو مٹا دیا تو اس برتن میں پھر خدا ظاہر ہوا ہے اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کی ہر حرکت میں اور ہر سکون میں اللہ جلوہ گر ہوا۔ پس یہ شرک کا مضمون نہیں ہے بلکہ توحیدِ کامل کا مضمون ہے اور (پاک ہے میرا رب بڑی شان والا) ہمیں اس مضمون کو یاد دلاتا ہے کہ اگر تم اعلیٰ ہو اور تم کہتے ہو کہ میرا رب اعلیٰ ہے تو اپنے اندر کے سفلی صفات دور کرو کیونکہ جو سفلی صفات کا بندہ ہے وہ ربِّ اعلیٰ کا بندہ تو نہیں بن سکتا۔ اس لئے ایک دن کے سجدے کی بات نہیں، ساری زندگی کی جدوجہد کا معاملہ ہے۔ کیا ایک دن میں، کیا ایک سال میں، کیا دس یا بیس یا سو سال میں بھی انسان ہر قسم کی سفلی صفات سے مبرا ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ ایک ایسا جاری مضمون ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا لیکن یہ حرکت ہمیشہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف جاری رہے گی اور یہ حرکت تب جاری ہوگی جب آپ کے اندر عجز پیدا ہوگا اور عجز کا ایک نیا مقام آپ کو عطا ہوگا۔ پس ہر سجدے کو آپ کا عجز بڑھانا چاہئیے۔ ہر سجدے کے نتیجہ میں آپ کو اپنی بے بضاعتی اور بے بسی کا مزید احساس پیدا ہونا چاہئیے۔ اس احساس اور خلاء کو خدا کا علوّ بھرتا چلا جائے گا اور آپ کے اندر سے ایک نیا وجود پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ہے سجدوں کا مضمون اور اب آپ دیکھیں کہ وہ لوگ جو جہالت سے یہ کہتے ہیں کہ (دینِ حق) کی عبادتیں عجیب بور کرنے والی عبادتیں ہیں۔ ایک ہی مضمون تکرار کرتے چلے جاؤ۔ ہر روز کم سے کم پانچ دفعہ اس کے حضور حاضر ہو۔ ہر رکعت میں اس کے سامنے وہی دعائیں کرتے چلے جاؤ۔ اگر آپ کا تصوّر سرسری اور ظاہری ہے تو یہ خالی برتن ہیں۔ ان برتنوں سے آپ یقیناً کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے لیکن برتنوں کو تو بھرا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں برتن عطا کئے ہیں اور بھرنے والے وہ مضامین بخشے ہیں کہ جو ہر دفعہ برتنوں میں نیا مضمون بھرتے ہیں، نیا رنگ بھرتے ہیں، نیا حسن بھرتے ہیں۔ نئی لذتیں بھرتے ہیں اور یہ سلسلہ ابد تک جاری رہنے والا سلسلہ ہے اور یہ سلسلہ موت کے بعد بھی جاری رہے گا کیونکہ خدا کی عظمتوں کا کامل تصوّر کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ ایک لامتناہی ارتقاء کا سلسلہ ہے جو ہمیشہ جاری رہنے والا ہے۔

اس کے بعد ہم التحیات کی طرف آتے ہیں: التحیات میں ہم خدا کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ (۔) سب تحفے خدا ہی کے لئے ہیں (۔) اور سب بدنی عبادتیں بھی خدا ہی کے لئے ہیں اور وہ پاکیزہ چیزیں جو اموال سے یا زندگی کی صلاحیتوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی سب خدا ہی کے لئے اور خدا کے حضور تحفہ ہیں۔

اللہ کی محبت کے نتیجے میں اسے تحفے پیش کئے جاتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ تحفہ کیا ہوا کرتا ہے اور کیسا تحفہ ہے اور کیا روز ایک ہی تحفہ آپ بار بار پیش کرتے چلے جائیں گے۔ اس مضمون پر جب آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ تحفہ نہ ٹیکس ہے نہ تجارت ہے بلکہ تحفے میں ایک خاص مضمون پایا جاتا ہے جس کو سمجھے بغیر آپ التحیات کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ تحفے میں یہ مضمون پایا جاتا ہے کہ مادے کو روحانی کیفیات میں تبدیل کرنا۔ یہ ایک بارٹر سسٹم (BARTER SYSTEM) ہے جس کا (مادیت) میٹیریل ازم (MATERIALISM) سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے اور میٹیریل ازم میں بھی جہاں انسانی مجبوریوں کے تحت دل اعلیٰ لذات کی تمنا کرتا ہے وہاں تحفے کا مضمون ضرور داخل ہو جاتا ہے۔ پس ڈائیلیکٹیکل میٹیریل ازم (DIALECTICAL MATERIALISM) ہو یا میٹیریلسٹ (MATERIALIST) فلاسفی ہو جیسا کہ مغربی کیپیٹل ازم (سرمایہ داری) فلاسفی بھی۔ میٹیریلسٹ (مادیت پسند) ہے ان میں تحفے کا مضمون سجتا نہیں ہے اور ایک بے تعلق سی چیز ہے۔ اگر انسانی فطرت کی مجبوری نہ ہوتی تو ان دونوں نظاموں سے تحفے کا تصوّر مٹ جانا چاہئیے تھا۔ تحفہ یہ ہے کہ میٹیر MATTER جو ایک ٹھوس چیز ہے وہ دے کر اس کے بدلے ایک ایسی کیفیت حاصل کریں جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ جو آپ کے دل کے حالات سے تعلق رکھنے والی کیفیت ہے اور اگر کامل عقل کے ساتھ، اگر مارکس (MARX) کی عقل کے ساتھ آپ اس سودے کا معائنہ کریں گے تو آپ کہیں گے یہ پاگل پن ہے۔ جنون ہے۔ حد سے زیادہ بے وقوفی ہے۔ کسی دوست سے محبت ہے تو اس کے وجود کو حاصل کرو۔ اس سے جو کچھ لے سکتے ہو لو لیکن اس کو کچھ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اور ایسے دوست کو جس سے ظاہری طور پر کچھ ملنے کی بھی توقعات نہ ہوں اس کے اوپر اپنے مال نچھاور کرنا، اپنی زندگی کی محنتیں قربان کرنا نہایت درجے کی بیوقوفی ہے اس کے بدلے کیا ملتا ہے؟ اس کے بدلے محبت ملتی ہے جو ایک ایسی کیفیت ہے جس کو کوئی انسان انگلی لگا کر دکھا نہیں سکتا کہ یہ محبت ہے۔ نہ اس کا رنگ ہے نہ اس کا روپ ہے نہ اس کا مزا ہے نہ اس کی خوشبو ہے۔ ایک کیفیت ہے اس کے سوا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ پس مادی حالت کو روحانی حالت میں تبدیل کرنے کا نام تحفہ ہے جو کسی اور ٹرانزیکشن (TRANSACTION) میں، کسی اور تبادلے میں نہیں ملتا۔ پس آپ نے اب تک خدا تعالیٰ سے جو تعلقات قائم کئے اس کے حضور رکوع کیا، اس کے حضور سجود کئے تو آپ نے قربانیاں تو دیں اور اطاعت بھی کی لیکن کیا یہ ایک مکینیکل سی اطاعت ہے۔ ایسی اطاعت ہے جیسے کسی بادشاہ کی عظمت کو قبول کر کے اس کے خوف سے اطاعت کی جاتی ہے۔ خوف اطاعت کے لئے لازم ہے لیکن کافی نہیں۔ حقیقی اطاعت محبت کی اطاعت ہوا کرتی ہے اور جب آپ (پاک ہے میرا رب، پاک ہے میرا رب) کہتے ہیں تو یہاں محبت کے تعلق کا اقرار کر لیا گیا ہے ورنہ میرا رب، میرا رب نہیں کہہ سکتے۔ دنیا کا رب ہے ٹھیک ہے۔ کائنات کا رب ہے اور جابر ہے اور طاقتور ہے۔ اس کے سامنے جھکنا ضروری ہو گیا، عقل نے سمجھا دیا یہ بھی ٹھیک ہے لیکن میرے رب کے مضمون میں تو ایک پیار کا مضمون داخل ہو گیا۔ پس اس کے بعد کچھ تحفے اور تحائف کا سلسلہ بھی تو جاری ہونا چاہئیے۔ چنانچہ انسان رب کو اپنا بنا کر پھر بڑی عاجزی سے اس کے حضور یہ عرض کرتا ہے کہ (۔) سب تحائف اللہ کے لئے ہیں۔ (۔) اور تحائف کیا ہیں؟ بدنی قربانیاں (۔) اور مالی قربانیاں۔

یہ مضمون ان دو لفظوں سے بیان تو نہیں ہوتا لیکن مجبوراً وقت کی رعایت کے مطابق میں نے خلاصۃً یہ کہہ دیا ہے۔ بدنی قربانیاں انسان محبوب کے لئے دیکھیں کتنی کرتا ہے۔ اس کی خاطر انسان ہر تکلیف اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت کے ادنیٰ درجے میں بھی یہ کیفیتیں روز ہمارے مشاہدے میں آتی ہیں۔ ایک سردی کا موسم ہے۔ دروازہ کھلا رہ گیا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آتا ہے۔ آپ کا کوئی دوست اٹھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھولنے کے لئے جا رہا ہے۔ آپ جلدی سے اُٹھتے ہیں کہ نہیں تم بیٹھو میں کرتا ہوں۔ کیا مصیبت ہے۔ کیوں اس کو نہیں کرنے دیتے۔ وہ کام کر رہا ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے آپ بھی بچ جائیں گے وہ بھی بچ جائے گا۔ آپ نے کیوں پہل کی۔ یہ فطرت کی گہری آواز ہے جو آپ کو بتا رہی ہے کہ جب آپ کسی اعلیٰ مقصد کے لئے بدنی تکلیف اُٹھاتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں لذت پاتے ہیں۔ دینے کے نتیجہ میں جو لذتیں ہیں وہ مضمون ہمیں تحائف کا مضمون سمجھاتا ہے لینے کے نتیجہ میں جو لذتیں ہیں وہ ادنیٰ حالتیں ہیں۔ اصل اعلیٰ لذتیں جو دائمی لذتیں ہیں جو لطیف تر لذتیں ہیں وہ ہمیشہ دینے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ آپ اپنے محبوب کو کچھ پیش کریں وہ واپس کر دے تو دیکھیں کیسی تکلیف میں آپ مبتلا ہوں گے اور کچھ دیر کے بعد اگر وہ آپ کو کچھ دیتا ہے تو بعض دفعہ لینے کا مزہ تو ہے لیکن تھوڑا سا دل بُجھ جاتا ہے اور انسان کہتا ہے کہ میں اس کو کچھ اور دُوں تاکہ دینے کے لحاظ سے میں بالا رہوں۔ حالانکہ یہ دینا ادنیٰ حالت کا دینا ہے لیکن اس میں بھی انسان ایک قسم کی بالائی حالت چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے میں زیادہ دوں اُس سے کم لوں۔ میں زیادہ تکلیف اٹھاؤں اُس کو کم تکلیف پہنچاؤں یہ جو لذتیں ہیں یہ انسان کے اندر ایک نیا وجود پیدا کرتی ہیں جس کا خدا سے تعلق قائم ہو سکتا ہے کیونکہ خدا مادی نہیں ہے اور انسانی تعلقات میں اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے رکھا ہے۔ میں نے جہاں تک (ارتقاء) EVOLUTION کا مطالعہ کیا ہے میرے نزدیک ارتقاء ادنیٰ کیفیت سے اعلیٰ کیفیات کی طرف حرکت کا نام ہے اور یہ جو ارتقاء میں ہم بدنی تبدیلیاں دیکھتے ہیں یہ ثانوی حیثیت کی تبدیلیاں ہیں۔ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ اس کے ایک حصہ پر میں نے ماریشس کی ایک تقریب میں روشنی ڈالی تھی مگر بہت مختصر لیکن سر دست میں اس سے گزرتا ہوں کیونکہ اب وقت بھی کم ہو رہا ہے۔ باقی مضمون (اللہ نے چاہا تو) پھر بعد میں بیان ہوگا۔

بہر حال التحیات کے مضمون میں ہم داخل ہوئے ہیں اور چونکہ آج جلسے کا بھی دن ہے اور بہت سے کام کرتے ہیں اس لئے (اللہ نے چاہا تو) حسب توفیق اگلے جمعہ میں یہ بقیہ مضمون بیان ہو جائے گا اور اس جلسے کے آخر پر سورۂ فاتحہ کے بعد جو طبعی اور منطقی نتیجہ نکلتا ہے اس کے تعلق میں میں خطاب کروں گا یعنی (ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا، نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا یا جو گمراہ ہو گئے) کی دعا اگر قبول ہو جائے تو انعام یافتہ لوگوں میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیا ظاہری علامتیں ان میں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اسی طرح مغضوب جب انعام یافتہ لوگوں سے ٹکراتے ہیں تو ان سے خدا کیا سلوک کیا کرتا ہے۔ یہ چونکہ بہت ہی وسیع مضمون ہے۔ ایک خطبہ میں یہ بیان ہونے والا نہیں۔ کچھ حصہ میں نے گذشتہ عید میں بیان کیا تھا۔ بقیہ حصہ اگر پورا نہیں اس کا ایک حصہ میں (اللہ نے چاہا تو) جلسہ سالانہ کی آخری تقریر میں بیان کروں گا اور اس کے بعد اب میں نے گھڑی دیکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے میں آج کے خطاب کو ختم کرتا ہوں۔

جسوال برادرز کو اللہ تعالیٰ جزا دے

آج ہمارے ساتھ اس خطبہ میں شریک دُنیا کی جو جماعتیں ہیں کیونکہ آج ایک خاص دن ہے اور وہ چاہیں گے کہ ان کا نام اس مجلس میں سُنایا جائے دُعا کی خاطر میں ان کا نام پڑھ کر سناتا ہوں۔ انڈونیشیا ہے۔ کینیا ہے۔ پاکستان ہے۔ اس میں خدا کے فضل سے لاہور۔ کراچی اور اسلام آباد میں براہِ راست یہ خطبہ سُنا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی کی تین جماعتیں ہیں۔ پھر جاپان ہے۔ پھر ماریشس ہے۔ یہ دونوں تو سہرا لے گئے ہیں۔ یہ دو پہلے ممالک ہیں جنہوں نے اس سلسلہ کو شروع کیا تھا۔ باقی بعد میں آنے والے ان کے فیض یافتہ لوگ ہیں۔ پھر فجی ہے۔ پھر سپین ہے۔ پھر انگلستان میں (بیت الفضل) ہے۔ جسوال برادرز نے جو یہ سلسلہ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے بہت اچھا کام کیا۔ بہت احسان کیا ہے جماعتوں پر اور مجھے جماعتیں بار بار لکھتی ہیں کہ ان کو ضرور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو دونوں جہان کی نعمتیں عطا کرے۔ آپ سب کی طرف سے میں ان سب جماعتوں کو جہاں یہ خطبہ سُنا جا رہا ہے میں (سلام) کہتا ہوں اور ان کی طرف سے آپ کو یہ کہتا ہوں کہ جلسے کے مبارک ایام میں ان کو اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ آصف زرداری کی رہائی کا مطالبہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اظہار رائے ہر کسی کا جمہوری حق ہے کسی کی زبان بند نہیں کی جا سکتی۔ امریکی سینیٹروں نے ذاتی رائے کا جمہوری حق ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ اگر امریکی حکومت دباؤ ڈالتی تو اسے مداخلت سمجھا جا سکتا تھا۔

○ بلوچستان کی مخلوط حکومت کو پیدا ہونے والا خطرہ ٹل گیا ہے تمام حلیف جماعتیں حکومت میں شامل رہیں گی۔

○ ممتاز مسلم لیگی اور قائداعظم کے ساتھی سردار شوکت حیات کی بیٹی کو بے آبرو کرنے کے واقعے پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ "قیام پاکستان کے ہیرو کی بیٹی کو گھر میں بے آبرو کیا گیا۔ صدر کہاں ہیں۔ اسلام کہاں ہے؟" مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ یہ حکومت کے دامن پر دھبہ ہے۔ فرحانہ سے زیادتی کے بعد ہر بیٹی کا باپ پریشان ہو گیا ہے۔ مسٹر حنیف رامے نے کہا کہ لوگ یہ خبر سن کر نیم پاگل ہو گئے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ کے مشیر عرفان اللہ مروت نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور اس کے لیڈر سیاسی مقاصد پورے کرنے کے لئے نیچ حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شوکت حیات کے فون پر میں نے ڈی آئی جی کو فوری اقدامات کی ہدایت کی تھی۔ دریں اثناء سندھ حکومت نے ایک سیشن جج کو اس واقعے کی عدالتی تحقیقات پر مقرر کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر انور سیف اللہ نے کہا ہے کہ فرحانہ حیات کا سانحہ ان تمام افراد کے لئے شرمناک ہے جن کا ضمیر مردہ نہیں ہوا۔ نوابزادہ نصر اللہ، رانا اکرام ربانی، خورشید قصوری، عاصمہ جہانگیر اور مہناز رفیع نے بھی اس کی شدید مذمت کی ہے۔ اپوزیشن لیڈر نوید ملک نے کہا ہے کہ مروت وہی کچھ کر رہے ہیں جو ایوب دور میں گوہر ایوب نے کیا تھا۔ ممتانہ دولتانہ نے بھی اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا کہ بزرگ سیاستدان کی بیٹی سے زیادتی بڑے سیاسی جھگڑے میں بدل گئی ہے۔

○ وفاقی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ سردار شوکت حیات نے غیر ضروری طور پر صدر کو نشانہ بنایا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے پہلے ہی دن تحقیقات کا حکم دے دیا تھا۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی کے گھر پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ افغان مہاجرین کو پاکستان میں آباد کرنا بڑی حماقت ہو گی۔

○ گجرات میں مسلح ڈاکوؤں نے سرکار کا یوٹیلیٹی سٹور کو لوٹ لیا۔

○ سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے سرکاری ملازمین، جج، مجسٹریٹ وغیرہ کے خلاف عدالتی کارروائی سے پہلے حکومت کی پیشگی اجازت کو قرآن و سنت کے منافی قرار دے دیا ہے۔ سپریم کورٹ کے شریعت بنچ نے اس ضمن میں وفاقی حکومت کی دو اپیلیں مسترد کر دی ہیں اور حکومت کو کہا ہے کہ اگر ان قوانین کو نہ بدلا گیا تو ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے بعد یہ قوانین ختم ہو جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہمسایہ ملک کے تخریب کار پاکستان کی ایک سیاسی جماعت سے مل کر تخریب کاری کی وارداتیں کر رہے ہیں۔

○ ایک امریکی ادارے نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا کا سب سے بڑا نشہ باز ملک ہے۔

○ کالا باغ ڈیم تعمیر کرنے کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ اے این پی کے اراکین کی مخالفت کے پیش نظر ان کی جگہ آزاد اراکین کو حکومت میں شامل کیا جائے گا حکومت نے عالمی بنک کو تعمیر کا سگنل دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا ہے۔ ۲۰ یا ۲۲ دسمبر کو سرحد حکومت میں ڈیم کے حق میں قرار داد منظور ہونے کا امکان ہے۔

○ اے این پی کے وزیر مسٹر غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ وزارتیں دے کر ہم پر احسان نہیں کیا گیا ہم نوکریوں میں بھی پانچواں حصہ لیں گے۔

○ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے چیف آف آرمی سٹاف کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آئندہ وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی کو بنایا جائے۔ اکبر بگٹی نے کہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل حکومت اب بھی فوج کے پاس ہی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر مخدوم امین فہیم کو وزیر اعلیٰ بنانے کی تجویز آئی تو اس پر غور کریں گے۔ ایک ظالم کی جگہ دوسرا ظالم نہیں چاہتے۔ مخدوم امین فہیم کو وزیر اعلیٰ بنانے کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ سیاسی انتقام نصف شب کے بعد چھاپے اور کارکنوں کو بجلی کے جھٹکے دینے کا سلسلہ ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نیا نظام رائج کرنے کا وقت آگیا ہے جس میں وفاق اور صوبائی یونٹوں کے درمیان اعتماد کا نیا توازن قائم ہوگا۔ بلدیات کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں گے۔

○ اسلام آباد میں طلباء کے دو گروہوں کے درمیان تصادم سے ایک طالب علم ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ فلسطین کے باشندے تحریک مزاحمت انتفادہ کی چوتھی سالگرہ منا رہے ہیں اس موقعہ پر اسرائیلی حکومت نے فلسطینی باشندوں کو گھروں سے نکلنے کی ممانعت کر دی ہے

○ اسلامی جمہوریہ آذربائی جان کو اسلامی ملکوں کی تنظیم کا رکن بنا لیا گیا ہے۔ یہ اعلان ڈاکار میں سینیگال کے وزیر خارجہ نے کیا۔

○ روس کی تین جمہوریتیں آزاد حکومتوں کی دولت مشترکہ قائم کرنے پر راضی ہو گئی ہیں اس کا مرکز بائیلو رشیا ہوگا۔

○ ہریانہ اور مغربی پنجاب میں تشدد کے واقعات میں ۱۲ افراد ہلاک ہو گئے ہیں ان میں ۷ سکھ ہیں۔

○ امریکہ میں پرل ہاربر پر جاپانی حملے کی سالگرہ منائی گئی اس سے صدر بش نے خطاب کیا۔ اس حملے میں امریکہ کا زبردست نقصان ہوا تھا۔ اور اس کے بعد امریکہ باضابطہ طور پر جنگ میں شامل ہو گیا تھا۔

○ یورپی برادری کے رکن ملکوں کا سربراہی اجلاس ہالینڈ میں شروع ہو گیا ہے۔ یہ اجلاس انتہائی ہنگامہ خیز ہونے کا امکان ہے کیونکہ ۱۲ رکنی یورپی برادری کی تنظیم میں برطانیہ اقتصادی اصلاحات کا مخالف ہے اس اجلاس میں برطانیہ مشترکہ کرنسی کی مخالفت کرے گا۔

○ چھٹی اسلامی سربراہی کانفرنس سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں شروع ہو گئی ہے۔

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر ۱۹۳۷ء
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی D.H.MS
R.H.M.P

قدیمی ۔ اولین ۔ مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ : رہائش ۷۱۷

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹ گوجرانوالہ فون: ۴۴۴۸۴۸ - ۰۴۳۱
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: ۷۶۴۹۷ - ۰۴۳۱
زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں: • ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور: ۱۰- جوہر ویو فیز I نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس
• کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳ • چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد: سیکٹر I-۱/۲ گلی نمبر ۱۱ مکان نمبر ۲۰۲۹ نزد انڈسٹریل ایریا۔
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ نمبر ۲ پرمیلیں
رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ
زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گراں چوک۔ اوکاڑہ

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ ║ "جرمن ہومیو علاج" ║ جدید دور کا جدید ترین علاج
بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل
اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت موثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں
عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ فون: ۲۱۴۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰
آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج
"جرمن ہومیو علاج"
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کے لئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

حسنِ بہار بیوٹی اُبٹن : چہرے کے کیل، چھائیوں، داغ، دھبّوں کو جڑ سے ختم کر دینے والا اُبٹن

آملہ ہیئر آئل : سکری، خشکی ختم کر کے بالوں کو لمبا، گھنا سیاہ اور چمکدار بناتا ہے۔

فضلِ الٰہی : اولادِ نرینہ کی کامیاب دوائی۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) : مرض اٹھراء کا شافی علاج

فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں۔ نیز ہمارے ہاں مریضوں کا معائنہ مفت کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے طبّی مشورہ کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

جدید دواخانہ خدمتِ خلق
پوسٹ بکس ۵۸ ۔ گولبازار ربوہ ۔ فون : ۶۵۹
پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
----- میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب -----
فون دوکان 643/550
فون گھر 749/549

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھراء
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۳۴
چھوٹی شیشی ؛ ۱۵ روپے، بڑی شیشی ؛ ۴۵ روپے

خالص سونے چاندی کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے
آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون ؛ ۶۸۱، ۶۸۲

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

خارش ہر قسم گرمی ۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
ہرگی ۔ مالیخولیا ۔ بواسیر ۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

SILVER ٹیلیویژن چائنہ
جاپانی ٹیکنالوجی
ہر قسم سائز ۱۲"، ۱۴"، ۲۰" بلیک اینڈ وائٹ و رنگین ٹی وی، ٹرالی، سپیئر پارٹس، گارنٹی پکچر ٹیوب ۳ سال
حسن ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ ۔ ربوہ فون : ۴۵۴

حنیف
ہومیو پیتھک کلینک
حنیف ہومیو پیتھک کلینک بجائے دکان نمبر ۱۷۶ کے اب اسی مارکیٹ کی دکان نمبر ۸۴ میں منتقل ہو گئی ہے۔
خاکسار :- ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد حنیف
آف کوٹھہ حال لاہور

FLU CURATIVE SMELL
فلو کیور ٹو سمیل
• ایک بار سونگھنے سے سردی کا اثر غائب • چند بار سونگھنے سے زکام، نزلہ کھانسی، فلو، ناک کی بندش، گلے کی خرابی اور نمونیہ وغیرہ دور • ایک گھنٹے میں آرام • ایک دن میں شفاء • دس روپے کی شیشی جیب میں رکھیں، اہلِ خانہ اور دوستوں کے فائدہ اور صحت مندی کیلئے
آزمائش مفت TRIAL FREE
فی شیشی ۱۰/- روپے۔ ڈاک خرچ ہر چھوٹے بڑے آرڈر پر ۱۰/- روپے یکساں
ہر شہر، ضلع اور ملک میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
راجہ نذیر احمد ظفر چیئر مین کیور ٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان
فون دفتر : ۷۷۱ کلینک : ۶۰۶ رہائش : ۶۰۷

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔ (ادارہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

احباب اپنا اور اپنے بچوں کا ـــــ
فری میڈیکل چیک اپ کرائیں
ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات
موسم سرما :- ۲ تا ۵ بجے شام
موسم گرما :- ۴ تا ۷ بجے شام
مریضوں کا فری طبی معائنہ
ضرورتمند احباب استفادہ کر سکتے ہیں
احباب انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے پہلے مل کر وقت لے لیں۔
اوقات کلینک باقی ایام میں : موسم گرما ۵ تا ۹ بجے شام ۔ موسم سرما ۴ تا ۸ بجے شام
وقت کی پابندی ملحوظِ خاطر رہے
ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان
ایم بی بی ایس (پنجاب)، ڈی سی ایچ (پاک)، ایم آر سی پی
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ نزد ریلوے سٹیشن ربوہ